شمس الاسلام بہاری

ہمارے سیاستدان کرپٹ ہیں

یہ آپ نے کیا کہہ دیا۔۔۔۔۔۔سیاستدان نہ ہوتے تو سیاست نہ ہوتی اور سیاست نہ ہوتی تو حکومت نہ ہوتی اور حکومت نہ ہوتی تو ملک نہ ہوتا۔ جناب، ملک میں جتنی سکوں کی ریل پیل ہے وہ انہی کے دم قدم سے ہے اور جسقدر شگوفے پھوٹتے کلیاں چٹکتی، اور پھول مسکراتے ہیں وہ انہی کی مسکراہٹوں کا استعارہ ہیں گویا وطن کی بہار انہی کی مرہون منت ہے۔

بہت تقریر کرلی آپ نے، بہت سا دفاع کر لیا سیاستدانوں کا بہت قصیدہ خوانی کرلی ان مردوں کی۔۔۔ آپ کا پیٹ نہیں بھرا ہیں نے جو کہا وہ سو فیصد درست ہے سیاستدان کرپٹ ہی تو ہیں یہ اگر برے نہ ہوتے تو ہمیں یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ سیاستدانوں کی سب سے بڑی برائی ہے کہ یہ ڈاکٹروں کی طرح اندھے ہوتے ہیں جیسے انکو خون، بلغم، پیشاب، پاخانہ، جگر، گردہ، مثانہ اور دیگر تمام اعضاء کے ایکسریز، ٹیسٹ رپورٹوں پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ بالکل اسی طرح سیاستدان بلکہ دو پائے کا سیاستدان جیسے بھٹو مرحوم انکی فرزندی بینظیر بھٹو نواز شریف وغیرہ اقتدار میں ہوں تو اسٹیبلشمنٹ، خفیہ ادارے پارٹی انفرمیشن سیل اور امریکی سفیر کی ملاقات۔۔۔۔۔۔ ان "الٹرا ساؤنڈز" پر مشتمل رپورٹوں سے ان کو آنے والے کل کی اطلاع ہو جاتی ہے یا آنے والے کل میں کیا کرنا ہے کی ہدایات مل جاتی ہیں اور وہ ایک فرماں بردار ملازم کی طرح گامزن ہو جاتے ہیں اور اگر حاکم نہ ہوں تو پارٹی سیل اور ایجنسیوں کی طرف یوں نگاہ اٹھائے ٹکر ٹکر دیکھتے جیسے بلی گوشت کی طرف یا چھچھڑوں کی طرف۔

اور سیاستدانوں کی دوسری بہت بڑی برائی یہ ہے کہ اگر سیاستدان جاگیردار ہے تو صنعتکاروں سے اپنے اقتدار کیلئے زبان باہر نکالے حرص کے قطرے زبان سے ٹپکاتے مالی تعاون مانگتے بلکہ مالی تعاون کی بھیک مانگتے ہیں ان کی اپنی پارٹی کا کوئی آدمی قومی یا صوبائی اسمبلی کا امیدوار ہو۔ پارٹی ٹکٹ لینے کیلئے آئے، پانچ لاکھ سے دو کروڑ روپے بڑے سیاستدان کو دینے پڑتے ہیں، نام لیتے ہیں غریبوں کا، غربت دور کرنے کا، اشیاء ضرورت سستی کرنے کا، نعرہ لگاتے ہیں مہنگائی مردہ باد مگر جناب کبھی دیکھا آپ نے انہیں، قریب سے دیکھئے تو جب یہ غریبوں میں آتے ہیں تو ۶۵ لاکھ کی بلٹ پروف گاڑی میں بیٹھ کر۔۔۔ کپڑے ان کے امریکہ میں سلتے ہیں کہ وہاں کی فٹنس بہت اچھی ہوتی ہے دھلتے فرانس میں کہ وہاں ان کے بھائی صاحب رہتے ہیں پانی وہاں کا بنا ہوا پیتے ہیں کہ اس میں بھائی کی خوشبو ہے۔ اور اگر یہ صنعتکار ہوں تو پھر یہ بیرون و اندرون ملک سودے لینے اور دینے میں اتنی دولت کما لیتے ہیں کہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم بھکاری نہیں جو کاسہ گدائی لئے پھریں۔

تیسری برائی یہ ہے کہ یہ سیاستدان صنعتکار ہو یا جاگیردار، قومی اور ملکی سطح پر جتنے بھی کنٹریکٹ کرتا ہے اسکی تمام کمیشن قومی خزانے میں میں ڈالنے کی بجائے اپنے پیٹ یعنی پرسنل مین ہول میں ڈال لیتے ہیں چوتھی برائی یہ ہے کہ یہ سیاستدان برسر اقتدار آکر صرف ان لوگوں کو نوازتے، سنوارتے اور سجاتے ہیں جو ان کے موالی اور

"وزن تولنے" کی مشین ہوتے ہیں قوم منہ دیکھتی رہ جاتی ہے کہ یہ صاحب ابھی کل کی بات ہے اپنی تقریر میں ہماری فلاح و نجات کیلئے فرما رہے تھے ہم ہسپتال بنائیں گے، اسکول کالج بنائیں گے، سڑکیں بنائیں گے، ہم گجرات کو پیرس بنا دیں گے، ہم لاڑکانہ کو شکاگو بنا دیں گے، ہم غریب عوام کو جیتے جی جنت میں بھیج دیں مگر سب کچھ سراب! یہ کرپٹ سیاستدان اقتدار میں ہوں تو ہم غریبوں کا کوئی کام "بھتگا" لیے بغیر نہیں کرتے جیسے ہمارے پولیس والے "حق الخدمت" وصول کرتے ہیں اور کسی جگہ چائے پانی یا شیرینی کی اصطلاح بھی استعمال کر لیتے ہیں! کیا کیا گنواؤں۔ نماز یہ نہیں پڑھتے رمضان میں روزے نہیں رکھتے دولت کے باوجود حج نہیں کرتے زکوٰۃ نہیں دیتے۔ سود کھاتے ہیں جھوٹ بولتے ہیں قتل کراتے ہیں وعدہ خلافی کرتے ہیں پھر بخشش کے امیدوار ہیں اور اس کیلئے قبروں پر سجدہ کرتے ہیں زنا کرتے ہیں شراب پیتے ہیں جواء کھیلتے ہیں۔ اگر دین کو بیس حصے بنا لیا جائے تو ۹ حصے دین معاملات کا جب ایک حصہ عبادات کا ہے اور یہ کرپٹ سیاستدان معاملات کے ہی کھوٹے ہیں اب بھی آپ ان کی تعریف میں رطب اللسان ہیں؟

بھئی میری توبہ

یہ تو ڈپٹی نذیر احمد کے ابن الوقت سے بھی آگے بڑھ گئے بلکہ یوں کہنا چاہیے:

مُسیلمہ کے جانشین گرہ کٹوں سے کم نہیں
کتر کے جیب لے گئے پیمبری کے نام پر

آپ کے عطیات

محاسبہ مرزائیت و رافضیت کی جدوجہد کو تیز کرنے کے لئے اپنی زکوٰۃ، صدقات اور عطیات اپنی جماعت مجلسِ احرار اسلام کو دیجئے۔

بذریعہ منی آرڈر: سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ، دار بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان

بذریعہ بنک ڈرافٹ یا چیک = اکاؤنٹ نمبر ۲۹۹۳۲ حبیب بنک حسین آگاہی۔ ملتان۔

شیزان کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کیجئے!

یاد رکھئے! ہم مسلمان ہیں اور مرزائی کافر مرتد!

ہم اگر اُن کی مصنوعات استعمال کریں گے تو وہ ہمارے سرمائے سے ہمارے خلاف اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے آسانیاں پائیں گے،

فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ بائیکاٹ یا ...